خدا جانے تیری صورت سے بت خانہ پہ کیا گزرا ـــــ برہمن سر کو اپنے پیٹتا تھا دیر کے آگے

بندوں کو، اعتراض خدا پر بجا نہیں ـــــ شکوہِ جفا کا یار سے کرنا، وفا نہیں

کیا کام کیا دل نے، دیوانہ کو کیا کہیئے ـــــ زنجیر میں بالوں کی پھنس جانے کو کیا کہیئے

یقین کے زمانے میں سلطنتِ مغلیہ رو بہ انحطاط اور مسلمانوں کی سیاسی قوت رو بہ زوال تھی لیکن دہلی میں علم و تحقیق، ادب و شاعری اور علوم و فنون کا بڑا زور تھا۔ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ بھی زیادہ تر دہلی ہی میں قیام فرما رہتے اور ان کے ہاں علمی مجلسیں اور تصوف کی محفلیں قائم رہتیں۔ یقین بھی ان کے ساتھ خاص تعلق و عقیدت رکھتے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ اس طرح گویا یقین کو تصوف و طریقت سے بھی لگاؤ تھا۔

اس کتاب سے یقین کے حالات اور ان کے عہد کا پتا بھی چل جاتا ہے اور ان کا کلام بھی قاری کے سامنے آجاتا ہے۔

قاصمۃ الظہر فی بلند شہر

مولفہ : جناب عبد الغنی صاحب خورجوی

ناشر : انجمن ارشاد المسلمین۔ ۶، بی شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور

کاغذ، کتابت، طباعت بہترین۔ صفحات ۸۰ - قیمت -/۳ روپے

یہ کتاب ایک واقعہ پر مشتمل ہے جو ۱۹۱۱ء میں پیش آیا۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان کے صوبہ یوپی کے ایک مقام بلند شہر میں دیوبندی اور بریلوی حضرات کے درمیان بعض مسائل کے بارے میں اختلاف پیدا ہوا۔ اختلاف نے اتنی شدت اختیار کی کہ ایک فرقے نے دوسرے کی تکفیر شروع کر دی۔ نتیجتاً دیوبندی حضرات اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے درمیان مناظرے کی تاریخ مقرر ہوئی۔ مگر زیرِ نظر کتاب کے مصنف کے بیان کے مطابق مولانا احمد رضا خاں صاحب مناظرے کے لیے نہیں آئے، جب کہ دیوبندی حضرات موجود تھے۔ اس سلسلے میں دونوں فریقوں کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی، وہ بھی شائع کی گئی ہے اور اہلِ بلند شہر کا بیان بھی شائع کیا گیا ہے۔

کتاب کے ناشر سے ہم معذرت کے ساتھ عرض کریں گے کہ کتاب کا نام ایسا ہونا چاہیے جسے لوگ پڑھ اور سمجھ سکیں۔ یہ نام جو آپ نے تجویز فرمایا ہے، اوّل تو عام آدمی کے لیے اس کا پڑھنا مشکل ہے، اگر کسی طرح پڑھ لیا جائے تو اس کو سمجھنے کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔